

رہبرِ تراویح

(تراویح گائڈ)

* افادات *

حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی مدظلہ

(استاذ حدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر)

مرتب

محمد حنیف ٹنکاروی

(خادم تجوید وقراءت دارالعلوم ہدایت الاسلام عالی پور)

رہبرِ تراویح

(تراویح گائڈ)

افادات

حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی مدظلہ
(استاذ حدیث دار العلوم فلاح دارین ترکیسر)

مرتب

محمد حنیف ٹنکاروی
(خادم تجوید وقراءت دار العلوم ہدایت الاسلام عالی پور)

تفصیلات

کتاب کا نام : رہبر تراویح (تراویح گائڈ)

افادات : حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی مدظلہ

مرتب : محمد حنیف صاحب ٹنکاروی

اشاعت اوّل : ۲۳ر شعبان المعظم سنہ ۱۴۴۴ھ سنہ ۲۰۲۳ء

ملنے کا پتہ

محمد حنیف ٹنکاروی

دارالعلوم ہدایت الاسلام، عالی پور، چکھلی، ضلع: نوساری، گجرات

موبائل: ۹۷۳۷۹۸۴۱۲۳

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض مرتب

تراویح رمضان المبارک کی ایک اہم عبادت ہے،حفاظ کے لئے قرآن مجید کی حفاظت کا مضبوط ترین ذریعہ ہے، آئے دن تراویح میں کچھ کوتاہیاں در آئی ہیں اس کی اصلاح ورہبری کے لئے واپی میں حضرت مولانا عبدالرب صاحب واپی مدظلہ (شیخ الحدیث،دارالعلوم دمّن) کی تحریک پر ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں واپی واطراف کے تقریباً ڈیڑھ سو ۱۵۰ حفاظ وائمہ موجود تھے۔مجلس کیا تھی؟ مجلس، تراویح کے سلسلے میں طہارت، امامت، تجوید، وقف، رفتار، تعدیل ارکان اور سنن کی پیروی کے ساتھ مقتدی حضرات کی رعایت جیسے عناوین پر مشتمل تھی، جو نئے حفاظ کے لئے خصوصاً سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں، تمام عناوین قارئین کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں، لہٰذا بندہ نے افادۂ عام کے خاطر تحریری شکل دے کر مناسب اصلاحات و اضافات سے مزین کر کے صاحب افادات، حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم کی اجازت سے شائع کرنے کی کوشش کی ہے۔قارئین کے علم کے لئے عرض ہے کہ اس سے قبل حضرت مولانا کی تالیفات میں سے دو اہم کتب (۱) آیئے!

نماز صحیح کریں (٢) تحفۂ ائمہ واساتذۂ مکاتب۔ ہر خاص و عام میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

بیان اور تالیف کا اسلوب جداگانہ ہوتا ہے، مجلس کے بعد تیسرے دن طباعت کا فیصلہ ہونے کی وجہ سے دو دن کے مختصر وقت میں پریس کے حوالے کیا۔لہذا اغلاط کا احتمال ہی نہیں بلکہ وقوع یقینی ہے۔عفواً

اخیر میں بندہ، رفیق محترم مولانا شعیب صاحب بھڑکودروی، (مدرس دارالعلوم ہدایت الاسلام ،عالی پور) کا ممنون ہے کہ آپ نے کتاب کی تہذیب و ترتیب میں بڑا تعاون فرمایا۔فجز اکم اللہ تعالی خیرا، وما توفیقی الا باللہ۔

اللہ پاک اس حقیر کاوش کو قبول فرما کر امت مسلمہ کے لئے نافع بنائے اور مزید کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔آمین

طالب دعا-محمد حنیف ٹنکاروی

٢٣رشعبان ١٤٤٤ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله رب العالمين و الصلوة والسلام على أشرف الأنبياءوالمرسلين ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين، أما بعد۔ فاعوذبالله من الشيطان الرجيم،بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ قال الله تعالى:شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدى للناس وبينت من الهدى والفرقان (البقره/ ۱۸۵)عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قام رمضان ايمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه۔ (رواه البخارى:۳۸)وقال: إن الله محسن يحب الإحسان الى كل شىء۔(رواه عبدالرزاق)

تمہید

اللہ رب کریم کا شکرواحسان ہے کہ اس نے ہمیں بہت اہم ومبارک مقصد کے لئے جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی، اس پر ''اہل واپی'' مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مشورہ کے بعد مجلس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا، انتظام کیا اور دعوت چلائی اور آج واپی کا ایک کریم (Cream) طبقہ یہاں جمع ہے، آئندہ علاقے میں جو اس قسم کی مجلس منعقد ہوگی اس میں مَنۡ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجۡرُ هاَما عمل بها فى حياته و بعد مماته (الترغيب والترهيب: ۲۔ ۲۲۱، طبرانى: ۲۲۔۲۴) کے مصداق ہوکر اجر و

ثواب میں اہل واپی کا حصہ ہوگا ان شاء اللہ تعالی۔ میں انتظامیہ کا شکر گزار ہوں کہ ایسی مبارک مجلس میں مجھے اللہ کا نام و پیغام پہنچانے کا موقع فراہم کیا، خصوصاً ذی علم شیخ الحدیث مولانا عبدالرب صاحب زید مجدہم کا ممنون ہوں۔

ماشاءاللہ! آپ جمیع حفاظ کرام جو رمضان کے دولہے میاں ہیں، آپ نے وقت فارغ کیا، قربانی دی اور قرآن مجید کے لئے چند گھنٹے وقف کئے۔ اللہ پاک مجلس کو قبول فرمائے، نافع بنائے، میری زبان میں برکت دے، مجھے اخلاص کے ساتھ ضروری امور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عمل کی توفیق بخشے، ایسی مجلسوں کی شدید ضرورت ہے۔

ماہِ رمضان

اس ماہ کا ہر روز، روز عید اور ہر شب، شب قدر ہے، ماہ رمضان، اللہ کا عظیم مہمان، بہت کچھ دینے کے لیے آ رہا ہے، ایک ماہ کی عبادت ایک طرف اور گیارہ ماہ کی عبادت ایک طرف۔ روزہ، نماز، تلاوت، صدقات، زکوۃ، عمرہ، طواف، درود، تسبیحات، دعاء، تعلیم، درسِ قرآن، حدیث اور فقہ کا جامع مہینہ۔ گیارہ ماہ جسم کی لئے، ایک ماہ روح اور روحانیت کے لئے۔ اس ماہ کی دو اہم عبادات ہیں: دن کا روزہ اور رات کی تراویح۔ دونوں ہم وزن صیام و قیام صام و قام۔ ابن قیمؒ زادالمعاد میں فرماتے ہیں کہ جیسا جمعہ ویسا ہفتہ۔ جیسا رمضان ویسا سال۔ جیسا حج ویسی زندگی۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ اس مہینہ کی دل جمعی اور یکسوئی پورے سال کی جمعیت

خاطر اور یکسوئی کا باعث ہوتی ہے، اور اس مہینہ کی پراگندگی اور بدحالی پورے سال کے بدحالی کا سبب ہوتی ہے۔

اللہ پاک نے رمضان کا تعارف قرآن مجید کے حوالے سے کرایا، قرآن اور رمضان لازم وملزوم ہیں، یہ مہینہ جشنِ نزولِ قرآن کا ہے، اسی لئے جتنی تلاوت ایک ماہ میں ہوتی ہے اتنی گیارہ ماہ میں نہیں ہوتی، رمضان میں جتنا قرآن پڑھا جاتا ہے، دیگر مذاہب کی مذہبی کُتب، زندگی بھر میں اتنی نہیں پڑھی جاتیں۔ مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں: تراویح میں قرآن مجید مکمل ہونے پر بیسویں رکعت میں الٓمٓ سے **ھم المفلحون** تک پڑھتے ہیں۔ یہ نبوی تعلیم ہے کہ ایک قرآن مکمل ہونے تک دوسرا شروع کر دیا جائے۔ قرآن ختم کرنے کی چیز نہیں بلکہ زندگیاں قرآن میں ختم کرنی چاہیے۔ یہ بھی ماہ مبارک کی ایک برکت ہے، اور قرآن کا اعجاز ہے، کسی مذہبی کتاب کے اتنے حافظ دنیا میں نہیں ملیں گے۔

حفاظِ کرام

اسلام کے دوسرے شعبوں میں مسلمان سمٹ رہے ہیں، تنزلی کا شکار ہیں ،لیکن حفاظ کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، **اللھم زد فزد** الحمدللہ (ISNA) Islamic Studies Of North America کی رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں تیرہ ملین حافظ ہیں، جن میں سے ۹ ملین تراویح سناتے ہیں، اگر چھاپ خانے بند ہو جائیں، بین (ban) لگ جائے تو دیگر مذاہب کی کتب کو خطرہ ہوگا مگر

قرآن کریم کو کوئی خطرہ نہیں، قرآن کی اصلی جگہ سینہ ہے، hardcopy یعنی کاغذ میں ہے، وہ امر زائد ہے۔

اللہ پاک کا بڑا احسان ہے کہ تراویح کو مشروع وجاری فرمایا، سنت قرار دیا، قرآن مجید کی حفاظت اور اسے یاد رکھنے کے لئے تراویح سے زیادہ مؤثر وکامیاب کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہوسکتا، حفاظ کے لیے خصوصاً تراویح بڑی نعمت ہے۔ تراویح سنانا، نماز سے باہر دس مرتبہ پڑھنے سے زیادہ طاقت رکھتا ہے، تراویح سننا، سنانا ہرگز نہ چھوڑیں ،کسی بھی قیمت پر مُصلّیٰ ومحراب سنبھالیں، چاہے بھجئے، پکوڑے، گھر کی راحتیں قربان کرنی پڑے، میرے ایک دوست ہیں حافظ شعیب صاحب دِیوا۔ ۴۹ سال سے تراویح سناتے ہیں، مجال ہے کہ لقمہ کی نوبت آئے، لہذا ہماری بھی ہر سال کی تراویح میں ہر اعتبار سے ترقی ہونی چاہئے۔

تراویح

تراویح پڑھانے والوں کی بڑی تعداد عموماً فقط حافظ ہوتی ہے، پھر سال بھر ایک ماہ کی عبادت ہے یعنی سالانہ عبادت ہے، نماز یومیہ ہے، روزہ، زکوۃ سالانہ ہے، حج زندگی بھر میں ایک مرتبہ ہے، رمضان میں تفسیر وتلاوت اور ذاتی عبادات کی وجہ سے تراویح کے مسائل پر کما حقہ توجہ نہیں ہوتی اور رمضان کے بعد تراویح کے عنوان پر گفتگو کی ضرورت نہیں رہتی، اس لئے مسائل کا استحضار نہیں ہوتا، غلطی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے آج کی مجلس میں امامت، تجوید، رفتار قرأت جیسے ضروری عناوین

پر گفتگو ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

پارہ کیسے یاد کریں؟

حفاظ سے ضروری گزارش ہے کہ بیس رکعت مکمل پڑھائی جائیں، چاہے چھوٹی مسجد ہو، ۸ / ۱۲ والی ترتیب سے بڑا نقصان ہوا ہے۔ ہاں پہلے سے تعین نہ ہو تو حرج نہیں، تاکہ مکمل پارہ فکر سے یاد کریں، پارہ یاد ہونے پر اکتفاء نہ کریں بلکہ دس مرتبہ پارہ دیکھیں، ترتیب بدلتی رہے، سنن ونوافل میں پڑھیں، چلتے پھرتے پڑھتے رہیں، دوسرے کو سنائیں۔

تراویح چونکہ طہارت، نماز، امامت، قرأت، سجدۂ تلاوت، وتر اور حافظ کیسا ہو وغیرہ کئی امور پر مشتمل ہے، اس لئے ان عناوین پر الگ الگ گفتگو اور محنت اور توجہ کی ضرورت ہے، جیسے حج اور حاجیوں کی مجلس میں سفر حج، ارکانِ عمرہ، ارکانِ حج، مدینہ منورہ کی حاضری، حاجی کیسا ہے، وغیرہ عناوین پر گفتگو ہوتی ہے۔ جمیع امور کا احاطہ ان کے لوازمات کے ساتھ اس مختصر سے وقت میں دشوار ہے، اس لیے مشتے نمونہ از خروارے پیش کئے جاتے ہیں، کثیر الوقوع، ضروری امور کا مذاکرہ ہوگا، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالی مدد فرمائے۔

امامت

حفاظ اور مساجد کے ائمہ کرام بہت قیمتی طبقہ ہے، لُو سے جھلسی ہوئی گرمی، کڑکڑاتے ہوئے جاڑوں میں نرم وگرم لحافوں کو چھوڑ کر وقت پر نماز پڑھانے والا ایسا

طبقہ ہے کہ اگر کہا جائے کہ نبوی دور سے اب تک نبوی اصول وطرز اور نبوی ماحول و انداز سے چلنے اور باقی رہنے والا واحد کام اگر کوئی ہے تو وہ نماز کی امامت کا کام ہے، ائمہ کرام کی یہ قربانیاں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائیں، اس کے لئے ہمیں اپنا نصب العین اور رخ صحیح کرنا چاہیے۔رمضان المبارک میں قیام اللیل (تراویح) بھی عظیم صفات اور عظیم رتبہ کی حامل عبادت ہے۔

اگر چہ تراویح کی نماز سنت ہے،لیکن فرض اور سنت نماز کے فرائض ہو بہ ہو ہیں،حفاظ کو اول تو نماز کے جمیع مسائل کی واقفیت نہیں ہوتی، دوسرے نمبر پر امامت کے مسائل سے تو بالکل خالی الذہن ہوتے ہیں۔نماز میں غلطی ہو جائے، فساد پیش آجائے تو خود کی اور مقتدیوں کی نماز کا سوال کھڑا ہو جائے گا،مقتدی کو اپنی اپنی نماز کا ثواب ملتا ہے،لیکن امام کو پورے مجمع کے بقدر ثواب ملتا ہے، وہیں پر وبال بھی زیادہ ہے،امام کو امامت کی اہمیت کا احساس ہونا چاہیے۔

ایک رکن سے منتقل ہونے کے ساتھ ہی تکبیر کی ابتداء کرے اور دوسرے رکن میں پہنچتے ہی ختم کر دے۔مثلاً قیام سے رکوع کے لئے جھکنے کی حالت ختم ہوتے ہی تکبیر ختم کرے، اسی طرح رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ تسمیع (سمع اللہ) کی ابتداء کرے اور سیدھے کھڑے ہونے کے ساتھ ختم کر دے، اسی طرح باقی ارکان میں کیا جائے۔

تحریمہ وسلام میں آواز کو طول نہ دے ورنہ سبقتِ مقتدی ہو کر مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔تکبیرات انتقالیہ میں مقارنت رہے،**مَنْ اَمَّ النَّاس فَلْیُخَفِّفْ**

کے پیش نظر مجمع کی رعایت کی جائے۔

سب سے پہلے نماز کے شرائط وفرائض، اور واجبات ومفسدات صلوۃ پر بار بار نظر کی جائے، وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کیا جائے، اس کے بغیر مصلے پر قدم رکھنے کے گنجائش نہیں۔لباس، داڑھی، بال وغیرہ امور میں خلاف شرع کا ارتکاب ہوجاتا ہے، لہذا سچی پکی توبہ کرلی جائے، توبہ سے فسق اور کراہت ختم ہوجاتی ہے، بشرطیکہ توبہ سچی ہو۔

طہارت (پاکی)

نماز کے لئے طہارت یعنی پاکی، استنجاء، وضوء، غسل پہلی اینٹ ہے۔طہارت صحیح تو نماز صحیح ہے، اس کی بڑی اہمیت ہے۔پاکی میں کمی تو نماز کی عمارت بلا بنیاد ہوگی۔تراویح سے پہلے پیشاب ، پاخانہ، پیاس ، بھوک، سب تقاضوں سے فارغ ہوجائیں۔تاکہ نماز میں خشوع یعنی دل ودماغ کی حاضری رہے۔اطمینان سے استنجاء اور وضو کریں، دوڑتے بھاگتے ایک منٹ کا استنجاء اور دومنٹ کا وضوء یہ غلط طریقہ ہے، بچکانہ حرکت ہے، ہم بالغ ہوگئے، مکلف بن گئے، اب یہ عادت ختم ہونی چاہیئے۔

کھڑے کھڑے پیشاب کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، اس میں کپڑے اور بدن پر چھینٹیں اڑنے کا خطرہ ہے، جب تک پیشاب کے قطرات کے بارے میں اطمینان نہ ہو وہاں تک پانی نہ ڈالیں، اور وضو میں ہاتھ پاؤں پر پانی ڈال دینا کافی نہیں ہے، بلکہ ہاتھ سے اعضاء کو اچھی طرح مل مل کر دھونا چاہیئے، ورنہ تین کیا پانچ مرتبہ بھی پانی بہانے پر بھی خطرہ ہے کہ عضو خشک رہ جائے، غسل کے درمیان

پیشاب نکل آئے تو اعضائے وضو کو دوبارہ دھونا ضروری ہے، وضو کرتے ہوئے آنکھ اور ہونٹ سختی سے بند نہ کریں؛ ورنہ پوری طرح پانی نہ پہنچے گا۔

اگر اعضاء وضو پر کوئی ایسی چیز لگی ہو، جس کی وجہ سے پانی نہ پہنچتا ہو مثلاً feviquick سفیدہ Whitener وغیرہ تو اس کا حتی الامکان نکالنا ضروری ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: وَیْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ (صحیح مسلم: ۲۴۲) ایڑی خشک رہنے پر وعید سنائی گئی ہے، ایڑی اور کہنی کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

تجوید کی فرضیت

نماز کا اہم رکن، قرآتِ قرآن ہے۔ قرآن پاک پڑھنے پر اجر ثواب اسی وقت ملتا ہے جب صحیح پڑھا جائے۔ ارشاد خداوندی ہے: وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلاً۔ حضرت علیؓ نے ترتیل کی تفسیر ''**تجوید الحروف ومعرفة الوقوف**'' بیان کی ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن) تجوید کی غلطی سے غلط معنیٰ کا تحقق ہوتا ہے، یعنی یقینی طور پر معنیٰ کا فساد لازم آتا ہے۔

وقف کی غلطی سے غلط معنیٰ کا توہم اور شبہ پیدا ہوتا ہے، غلط پڑھنے سے تحریف ہوجاتی ہے۔ امام ابو حاتم سجستانیؒ فرماتے ہیں: ''**من لم یعرف الوقف لم یعرف القرآن**'' جسے وقف کی پہچان نہیں، اسے قرآن کی پہچان نہیں۔

(الوقف والابتداء)

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو قرآن پڑھانے کے

لئے اجرت پر رکھا اور اس نے بغیر تجوید کے پڑھایا تو وہ اجرت کا مستحق نہیں ہوگا۔
(نهاية القول المفيد) بلا تجوید نماز صحیح نہ ہوگی۔

مخارج اور صفات لازمہ ممیزہ کی حد تک تجوید کی رعایت، قرآن کریم کے علاوہ اذان، اذکار و ادعیہ، التحیات، دعائے قنوت وغیرہ میں بھی ضروری ہے، جیسے درود پاک میں **اللھم صل علی** میں ''صاد'' کی جگہ ''سین'' پڑھی تو ترجمہ ہوگا ''اے اللہ تو تلوار چلا دے'' نعوذ باللہ۔ **صَلِّ** ''صاد'' سے پڑھا تو ترجمہ ہوگا: اے اللہ تو رحمت نازل فرما۔ ہاں! صفات عارضہ جیسے مد، غنہ، اخفاء، اظہار کی رعایت مستحب ہے، اس میں گنجائش ہے۔

حدیث پاک میں ہے: ''**زینوا القرآن باصواتکم**'' (ابوداؤد:۱۴۶۸) یعنی قرآن کریم کو اپنی آواز سے مزین کرو، سنوار کر پڑھو۔ قرأت میں عمدگی اور کشش پیدا کی جائے، لہجہ اپنا خود کا ہونا چاہئے، نیت اللہ کو سنانے کی ہو، ذاتی مقصد نہ ہو، بلکہ مقصود امت کو اللہ سے، قرآن سے، مسجد سے، دین سے جوڑنا، مربوط کرنا ہو۔

لحن جلی

(۱) ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا، جیسے **الحمد** کی جگہ **الھمد** پڑھنا۔ (۲) حرکات میں غلطی کرنا جیسے **انعمتَ** کی جگہ **انعمتُ** پڑھنا۔ (۳) ساکن کو متحرک پڑھنا جیسے **جَعَلْنَا** کی جگہ **جَعَلَنَا** پڑھنا یا متحرک کو ساکن پڑھنا۔ (۴) کسی حرف کو گھٹانا جیسے **لَم یولد** کی جگہ **لم یلد** پڑھنا یا کسی حرف کو بڑھانا جیسے **یوسف** کی

جگہ یوسوف پڑھنا۔(رہبر تجوید)

وقف کی واقفیت

ترتیل کا دوسرا جزء، وقف ہے، لہذا کہاں وقف کریں؟ کہاں وقف نہ کریں؟ وقف میں کیسے پڑھیں؟ یعنی محلِ وقف اور کیفیتِ وقف کی واقفیت ضروری ہے، جہاں علامتِ آیت ہو وہاں وقف کرنا بہتر ہے، لیکن علامتِ ''لا'' پر وقف نہ کیا جائے، کیونکہ وہ کبھی فسادِ معنیٰ تک پہنچا دیتا ہے، بعض حفاظ تیز رفتاری میں سپیڈ بریکر (speed breaker) اور ریڈ سگنل (red signal) یعنی رموز اوقاف تک کا لحاظ نہیں کرتے۔

رفتار قراءت (speed)

رفتار قرأت کا مسئلہ بہت اہم ہے، ہمارے اکابر علماء اس سلسلے میں فکرمند ہیں، چند سال پہلے حضرت مولانا ابراہیم صاحب پٹنی دامت برکاتہم نے مستقلاً مدارس کا دورہ کیا تھا، اور خطوط بھی لکھے تھے، جس میں ''تراویح پڑھانے والے حفاظ'' کے عنوان پر رہبری فرمائی تھی، خصوصا مسائل امامت اور پڑھنے میں عجلت بازی و تیز رفتاری کا مسئلہ سرفہرست تھا، اکثر مقتدیوں کا مطالبہ تیز رفتاری کا رہتا ہے، قرآن مجید کی عجیب گت بنتی ہے، لحن جلی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

بہ قول حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری صاحب مدظلہم کہ کونسی مسجد میں تراویح جلدی ختم ہوتی ہے، اس کی تلاش اور ریسرچ ہوتی ہے، اپنی مسجد میں پانچ منٹ کی

تاخیر پر دوسری مسجد کو ترجیح دی جاتی ہے۔

بہ قول حضرت مولانا سلیم دھورات صاحب مدظلہم تیز رفتار حافظ کو راجدھانی ایکسپریس، حافظ ریل، حافظ انجن کے القاب سے نوازا جاتا ہے، گویا یہ اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں، تراویح نہیں بلکہ سر سے بوجھا اتارا جاتا ہے۔

بہ قول مولانا فرید صاحب گودھروی مدظلہم تراویح کی تیز رفتاری، رمضان کے مبارک مہینے میں، مسجد میں، نماز کے ساتھ مذاق ہے، اللہ کے ساتھ، قرآن کے ساتھ مذاق کیا جارہا ہے، تراویح کہاں جلدی ہوتی ہے وہ دیکھتے ہیں، کہاں اچھی ہوتی ہے یہ نہیں دیکھتے، دنیا کا سامان خریدنے میں کوالٹی کو ترجیح دیتے ہیں کہ کہاں کا مال اچھا ہے، یہاں کوانٹٹی دیکھتے ہیں۔

اگر کوئی غیر مسلم قرآن مجید کی توہین کرتا ہے تو ہم آگ بگولا ہو جاتے ہیں، کلیکٹر کو میمورنڈم پیش کرتے ہیں کہ اس پر روک لگائی جائے، ایکشن لیا جائے، اور خود ہمارا قرآن مجید کے ساتھ یہ حال ہے، یا اسفی! ایسی تیز رفتاری speed ہوتی ہے کہ **یعلمون تعلمون** کے علاوہ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا، اس کے بجائے تو **الم تر** یا **الم نشرح** کی تراویح بہتر ہے۔

ایک سانس میں سورہ فاتحہ پڑھنے کو کمال سمجھا جاتا ہے، کم از کم دو سانس میں پڑھتے، **اھدنا الصراط** کو دوسرے سانس میں پڑھئے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد تیزی میں یقیناً فرق آتا ہے، پہلے سے اعتدال رکھا جاتا تو اچھا تھا، تیز رفتاری سے حروف میں کمی بیشی ہوتی ہے، معنی بھی بدل جاتے ہیں، لفظی تحریف وتبدیلی ہو جاتی ہے، یہ قرآن کے

ساتھ ظلم وزیادتی ہے۔ ''من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار'' حدیث کی غلط بیانی پر جہنم کی وعید ہے تو قرآن مجید کی تحریف پر بدرجۂ اولی وعید ہوگی۔

مغربی ممالک جیسے یو، کے میں کئی سالوں سے رات چھ گھنٹہ کی تھی، اس میں مغرب عشاء کی نماز، تراویح، افطار، کھانا، سحری، استنجاء، وضوء سب امور جمع ہوتے ہیں، پھر بھی اکثر مساجد میں اطمینان سے تراویح ہوتی ہے۔ تراویح کے بعد وتر میں بھی رفتار کا خیال رکھنا چاہئے۔ یعنی وتر میں بھی تراویح کی طرح حدراً قراءت کر لی جائے۔ کیونکہ ابھی بیس رکعتیں پڑھی ہیں، مقتدیوں میں کچھ بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

مقتدی حضرات کی رعایت

ترویحہ (ہر چار رکعت کے بعد) میں بیٹھنے کی اصل سنت مقدار چار رکعت کے برابر ہے، اس میں اختصار کی گنجائش ہے۔ رکوع، سجدے کی تسبیحات میں باطمینان تین تسبیح پر اکتفاء کیا جا سکتا ہے، یہ سنت کی ادنی مقدار ہے۔ تراویح میں عام نمازوں کی بہ نسبت ذرا تیز قراءت یعنی حدراً پڑھنا چاہئے۔ التحیات کے بعد درود شریف کسی حال میں ترک نہ کریں، امام شافعیؒ کے قول کے مطابق درود شریف فرض ہے، خروج عن اختلاف الأئمہ مستحب ہے۔ کبھی دعائے ماثورہ چھوڑ دی تو گنجائش ہے، مثلاً وضوء کا خطرہ ہو، اس کی عادت نہ بنائی جائے۔

شریعت نے خود ہی تراویح کو آسان اور دلچسپ بنانے کے لئے تین مستثنیات رکھے ہیں۔ (۱) غیر فرائض کی جماعت مکروہ ہے، لیکن تراویح میں جماعت

کو سنت قرار دیا ہے۔(۲) غیر فرائض میں جہراً قراءت نہیں ہے، لیکن تراویح میں جہری قراءت مسنون ہے۔(۳) تراویح میں حدراً کی گنجائش رکھی ہے۔

لطیفہ: بعض مقتدی رکوع کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں، بات چیت کرتے رہتے ہیں، اس کو روکنے کے لئے ایک خانگی مشورہ وتدبیر ہے، وہ یہ کہ پہلی رکعت مختصر کریں، پھر دوسری رکعت میں طویل قراءت کرلیں تو سب ٹھیک ٹھاک ہوجائیں گے۔

سجدۂ سہو کے بعض مواقع

(۱) اگر قعدہ کی جگہ، تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو تیسری رکعت کے سجدے سے پہلے قعدہ کرلے اور سجدۂ سہو کرلے، نماز صحیح ہوجائے گی۔

(۲) تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا تو چوتھی رکعت ملا کر سجدۂ سہو کرلے، یہ آخری دو رکعت معتبر ہوگی، پہلی دو رکعت اور اس کی قراءت کا اعادہ ضروری ہے، اس لیے کہ دو رکعت پر قعدہ کرنا فرض تھا جو فوت ہوگیا۔

(۳) تین رکعت پر قعدہ کرکے سلام پھیرا تو یہ تینوں رکعت وقراءت معتبر نہ ہوں گی۔

(۴) سورۂ فاتحہ اکثر یا مکمل کرنے کے بعد لوٹانے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا، اس لئے کہ تکرارِ واجب سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

(۵) غلطی سے پہلی رکعت پر قعدہ کیا، اگر تین تسبیح کی مقدار بیٹھا تو سجدۂ سہو واجب ہے، یاد آنے پر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے، سجدۂ سہو کرلے۔

(٦) قعدہ میں بیٹھتے ہی تشہد پڑھنا واجب ہے، تشہد سے پہلے کچھ اور پڑھ لیا تو تاخیر واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو ہوگا۔

(۷) رکوع سجدے میں اگلی رکعت کی قراءت سوچنا، دل دل میں پڑھنا یا زبان سے پڑھنا مکروہ ہے، لیکن قعدہ میں التحیات کی جگہ قرآن پڑھا، التحیات واجب ہے لہذا ترک واجب کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

(۸) ترکِ واجب پر سجدۂ سہو سے نماز صحیح ہوجائے گی، سجدۂ سہو نہیں کیا تو کراہت تحریمی کا ارتکاب ہوا، وقت کے اندر نماز واجب الاعادہ ہوگی، وقت کے بعد استغفار کرے۔

ملاحظہ: آج کل ذہنی ساز باز نظر آتی ہے یعنی بر وقت لقمہ نہ دینا اور دوسری رکعت میں اصلاح کر لینا، کبھی تو دوسرے دن اعادہ کرتے ہیں، لیکن یہ طریقہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ آج کا مجمع کل حاضر رہے ضروری نہیں ہے، تو تلافی نہیں ہوئی۔

کثیر الوقوع اغلاط

نماز کی کثیر الوقوع غلطی: (۱) قراءتِ قرآن کی ادنی مقدار یہ ہے کہ ہونٹ وزبان حرکت کرے، مخارج کی ادائیگی ہو، بہ قول علامہ ہندوانی ''قراءت کی آواز خود کو سنائی دے یہ ضروری ہے''۔ یہی مفتیٰ بہ قول ہے، اکثر حضرات قراءت کو دل دل میں یا مَن مَن میں پڑھتے ہیں، یہ تدبر قرآن ہوا، نہ کہ قرأتِ قرآن۔

(۲) تکبیر تحریمہ اور سلام میں اتنی طوالت نہ ہو کہ مقتدی امام سے سبقت کر

جائے۔

(۳) تعدیل ارکان، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ چاروں ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا، چاروں ارکان میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کی مقدار ٹھہر جانا واجب، امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعدیل و اطمینان فرض ہے۔

(۴) نماز سکون سے پڑھو گے تو نماز سکون فراہم کرے گی۔

(۵) قومہ اور جلسہ میں سیدھا کھڑا رہنا اور سیدھا بیٹھنا الگ الگ واجب ہے، کل دو واجب ہوئے، قومہ میں دو واجب، جلسہ میں دو واجب، اس طرح بیس رکعت میں اَسِّی (۸۰) واجبات ہیں۔

(۶) مقتدی حضرات عموماً ترک تعدیل کو پسند کرتے ہیں، لیکن لوگوں کو خوش کرنے کے لئے نماز کا خون نہ کریں، پوری نماز کو ۱۲۰ کی اسپیڈ speed سے نہ پڑھائیں۔

(۷) خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إرجع فصل فانک لم تصل** ۔(ترمذی شریف:۲۶۹۲)

(۸) عملِ کثیر مفسدِ صلوۃ ہے اور عمل کثیر کی پہچان ان تین امور سے ہوگی: (۱) ایک رکن میں تین مرتبہ حرکت کرنا (۲) اتنا عمل کثیر کرنا کہ باہر سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۳) کوئی ایسا کام جس میں دونوں ہاتھ استعمال ہو، یہ عمل کثیر ہے جیسے دونوں ہاتھوں سے ٹوپی ٹھیک کرنا وغیرہ۔

(۹) نماز میں رُکوع کے بعد اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہونا، اور دونوں

سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا کہ اعضاء وجوارح ساکن ہوکر اپنی اپنی جگہ برقرار ہوجائیں واجب ہے، امام کے لیے لازم ہے کہ نماز اس طرح پڑھائے کہ مقتدی بھی قومہ اور جلسہ اطمینان سے کرسکیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل)

اگر امام نے قومہ اور جلسہ اطمینان سے کر کے رکوع کیا، لیکن بعض مقتدی معذوری کی وجہ سے امام کے ساتھ قومہ یا جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے، تو مقتدیوں کی نماز ہوجائے گی اور اگر امام ہی نے قومہ اور جلسہ اطمینان سے نہیں کیا، یعنی ایک تسبیح پڑھنے کے بقدر بھی نہیں ٹھہرا، تو سجدۂ سہو واجب ہوجائے گا۔

اعتدال ومساوات

خیر الامور اوساطھا۔ (درمنثور:۲/۷)

لاتجھر بصلوتک ولاتخافت بھاوابتغ بین ذلک سبیلا۔

(۱) پوری تراویح میں اعتدال رہے، نہ افراط نہ تفریط۔

(۲) پہلی اور دوسری رکعت کی قراءت میں اعتدال، پہلی رکعت بہت لمبی، دوسری بہت مختصر نہ ہو، قراءت کی رفتار میں اعتدال رہے، نہ اتنا تیز کہ مذاق ہوجائے اور نہ ایسی دھیمی کہ مجمع اکتاجائے؛ بلکہ درمیانی رفتار ہو، رکوع وسجدہ کی تسبیحات میں اعتدال رہے، نہ پانچ نہ دو، بلکہ تین تسبیح رہے، قراءت کے جہر وسِرّ میں اعتدال رکھے، بقدر ضرورت آواز کا رفع ونزول رہے، قراءت کے مدود میں اعتدال رکھے، نہ طول نہ قصر، بلکہ توسط، مجمع کی دلچسپی باقی رہے، اکتاہٹ نہ ہو اس کا خیال رہے۔

(۳) پھر پوری تراویح بلکہ پورے مہینہ کی تراویح میں مساوات و برابری، پہلی و دوسری رکعت کی رفتارِ قراءت میں مساوات، پہلی رکعت تیز اور دوسری رکعت بالکل دھیمی رفتار سے یہ افراط وتفریط ہے، مساوات رکھنی چاہیئے۔

(۴) تجوید میں مدود اور اوقاف، قاریٔ قرآن کی کسوٹی ہے، لہٰذا اس کی بھی رعایت ضروری ہے۔

(۵) رکوع و سجود میں مساوات یعنی دونوں میں برابری رکھے۔ رکوع لمبا اور سجدہ مختصر نہ کرے۔

(۶) ہر دو رکعات کے قعدہ میں برابری رکھے بلکہ تمام قعدہ برابر رکھے۔

حافظ کیسا ہو؟

(۱) گناہ سے اجتناب کرنے والا ہو۔

(۲) داڑھی، بال، حلیہ، لباس شرع کے مطابق ہو، جبّہ، پائجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا نہ ہو۔ آج سے سچی پکی توبہ کر لی جائے، توبہ سے فسق اور کراہت ختم ہوجاتی ہے بشرطیکہ سچی توبہ ہو۔

(۳) مدرسہ کے ماحول سے آزادی وتعطیلات کا غلط فائدہ نہ اٹھائے، قبل الوقت مسجد میں حاضری، سنن قبلیہ، بعدیہ کا اہتمام ہو، تقویٰ طہارت کا پورا خیال رہے۔

(۴) ہر وقت موبائل میں نہ رہے، منھ میرا موبائل شریف کی طرف، مصلے پر موبائل نہ لائے، آیت دیکھنے کے لئے جیبی سائز (pocket size) کے قرآن مجید رکھا جائے۔

(۵) عوام کے ساتھ ضرورت سے زیادہ تعلقات و دوستی نہ بڑھائے، حافظ اور امام کا وقار ملحوظ رہے، کہیں بھی کھڑے ہو گئے، کہیں بھی بیٹھ گئے، یہ مناسب نہیں، اسرافِ نفس نہ ہو، چیزوں پر، سامان پر نظر نہ رہے، **ما أسئلكم عليه من اجر** مدنظر رہے، ہماری ہی کوئی چیز اور عمل، نفرت کا باعث نہ ہو۔

(٦) مسجد وار جماعت کا مشورہ، تعلیم، آخری بات میں دو چار منٹ کے لئے بیٹھ جائے، انہیں پتہ ہے کہ حافظ صاحب کو پارہ یاد کرنا ہے لہذا پورا وقت نہیں بیٹھیں گے۔ حافظ اور امام کا اثر مقتدیوں پر پڑتا ہے، اس سے مسجد کا ماحول بنتا ہے۔ ماہ مبارک کو روحانی بنانے کی کوشش کرے، اپنے وجود کو بافیض و نافع بنائے، مجمع ٹوٹنے نہ پائے۔

(۷) اپنے آپ کو ناقص سمجھے، کامل سمجھے گا تو ترقی رک جائے گی۔ کوئی غلطی بتائے تو خندہ پیشانی سے سنے، بلکہ خود اصلاح لے۔

(۸) تجوید، رفتار قرأت، رکوع وسجود وغیرہ امور میں ذی رائے کی رائے پر عمل کرے۔

(۹) مسائل **لا تعدو لا تحصی** ہیں، مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ عمر کی دہائی میں بھی نماز کے بعد ورق گردانی کرتے تھے۔

تراویح کے علاوہ خدمات

حفاظ کرام تراویح کے علاوہ کئی پہلو سے خدمت انجام دے سکتے ہیں، امت کے حق میں نافع ہو سکتے ہیں۔ مثلاً عوام کی اصلاحِ نماز کے لئے کسی ایک نماز

کے بعد حلقہ اور عملی مشق ہونی چاہئے۔عوام کے لئے تصحیح قرآن کا حلقہ قائم کرے۔ تعلیم بالغان کا حلقہ قائم کرے۔قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کا انتظام کرے۔

کسی علاقہ و مقام پر مکتب کا نظم نہیں ہے تو مکتب کی ضرورت اہمیت پر فکر دلانا،اورمکتب کی راہ ہموار کرنا،قریبی قصبہ یا شہر یا دارالعلوم کواس گاؤں کی رپورٹ بھیجنا ہمارا فرض منصبی ہے۔

ہم مزدور نہیں،مزدور کا کام اور مزدوری طے ہوتی ہے،ہم اللہ کے غلام اور دین کے خادم ہیں، غلام کا کام متعین نہیں، بادشاہ کا ہر کام غلام کا کام ہوتا ہے،جس وقت جو ضرورت ہو،اس میں مشغول ہوجائیں۔

نماز بھی سیکھنے سکھانے کی چیز ہے

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین علم و فضل اور اعلیٰ تقوی پر فائز تھے انہوں نے بھی اس رکن عظیم کو بڑے اہتمام سے سیکھا اور سکھایا ہے،احادیث میں بکثرت ایسے واقعات موجود ہیں کہ ایک صحابی نماز سکھا رہے ہیں اور پوری جماعت سیکھ رہی ہے لہذا ہم بھی اس میں شرم اور غفلت کو مانع نہ بننے دیں۔

نماز کے شرائط (باہر کے فرائض)

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) ستر چھپانا (۳) کپڑے کا پاک ہونا (۴) وقت کا ہونا (۵) جگہ کا پاک ہونا (۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا (۷) نیت کرنا۔

نماز کے داخلی (اندر کے) فرائض

(۱) تکبیر تحریمہ یعنی ہاتھ باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ (۲) رکوع کرنا۔ (۳) قیام یعنی کھڑا ہونا۔ (۴) دونوں سجدے کرنا۔ (۵) قرآن میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔ (٦) آخری قعدہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

نماز کے واجبات

درمختار میں نماز کے واجبات جو متفق علیہ ہیں، ذیل میں ذکر کیے جا رہے ہیں:۔ (۱) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنن ونوافل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۲) سورہ ملانا، فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنن ونوافل کی تمام رکعتوں میں۔ (۳) سورۂ فاتحہ کو سورہ پر مقدم کرنا۔ (۴) قرأۃ اور رکوع کے درمیان ترتیب رکھنا۔ (۵) تعدیل ارکان کرنا۔ (٦) قعدہ اولیٰ کرنا۔ (۷) دونوں قعدے میں تشہد پڑھنا۔ (۸) لفظ سلام کے ساتھ سلام پھیرنا۔ (۹) نماز وتر میں دعاء قنوت پڑھنا۔ (۱۰) تکبیرات عیدین کہنا (٦ / زائد)۔ (۱۱) جہری نماز میں قرأۃ جہری کرنا۔ (۱۲) سرّی نماز میں آہستہ قرأۃ کرنا۔ (۱۳) مقتدی کا امام کے پیچھے خاموش رہنا۔ (۱۴) مقتدی کے لئے امام کی متابعت کرنا۔ بعض لوگوں نے دو چار واجبات اور لکھے ہیں مگر وہ مختلف فیہ ہیں۔ (درمختار مع الشامی: ۱/ ۱۴۳)

سنن صلوۃ

قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، قعدہ، وغیرہ اکیاون/۵۱ سنتوں کی ادائیگی سے نماز کامل و جامع بنے گی، یہ نماز کا حسن ہے، رعایت کو سعادت جانے، اتباع سنت میں برکت ہے، رحمت ہے، مغفرت ہے، فوز وفلاح ہے، عین عزت ہے، تارک قصداً گنہگار، ترکِ سنت اگر استخفافاً وتحقیراً ہے تو اسلام سے خارج ہوگا۔

ملاحظہ: ایک عمومی غلطی تکبیرات انتقالیہ کا غیر محل میں کہنا ہے، مثلاً سجدہ کی تکبیر بوقت انتقال من رُکن الی رُکن کہے، سجدہ کے لئے زمین پر گھٹنے رکھنے پر فوراً تکبیر موقوف کردے، بعض حفاظ وائمہ سجدہ میں جانے کی تکبیر کا کچھ حصہ سجدہ میں پہنچنے کے بعد بھی جاری رکھتے ہیں، بعض تو سجدہ میں پہونچنے کے بعد تکبیر کہتے ہیں، یہ سب غلط ہے۔

عوام کی ذہن سازی کے لئے شعبان کے دو تین خطابِ جمعہ میں تراویح پر گفتگو کی جائے، رمضان میں تعلیم کے ساتھ ساتھ مسائل تراویح، روزہ، زکوۃ وغیرہ کی مجالس منعقد ہونی چاہئے۔

ملاحظہ: (۱) فتاوی کا مطالعہ رہے، اس میں پیش آمدہ وقائع کے احکام دیکھنے رہنا چاہئے۔ (۲) جیسے حافظ صاحب کے پیچھے تراویح میں سامع یعنی لقمہ دینے والے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہر مسجد میں مسائل سے واقفیت رکھنے والے عالم صاحب کی بھی ضرورت ہے، کم ازکم مرکزی اور بڑی مسجدوں میں ایک مفتی صاحب کا ہونا ضروری ہے، تاکہ نماز میں کمی بیشی پر فیصلہ کیا جاسکے۔

کتبِ مسائلِ تراویح

(۱) مسائل تراویح: مولانا رفعت قاسمی صاحب

(۲) مسائل سجدۂ سہو: مولانا حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی

(۳) تعلیم القاری: (مطبوعہ: قراءت اکیڈمی ترکیسر) مولانا ریاست علی خان صاحب شاہجہاں پوری۔

(۴) امام سے مبادرت: (کچھ مفید اضافوں کے ساتھ بعد میں شائع ہوئی ہے) مفتی فاروق صاحب لوہاروی (دارالعلوم لندن)

(۵) تراویح کی اہمیت وفضیلت: مولانا ابراھیم ادیا مانگرولی صاحب

(٦) قومہ وجلسہ میں اطمینان: محدث کبیر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ

تمت بالخیر

صاحبِ افادات کی دیگر کتب













